More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

سبق نمبر:۱۷

فخرِ پاکستان

سوال نمبر:(۱) درج ذیل کے سوالات کے جواب دیجئے۔

(الف) عبدالستار ایدھی کب پیدا ہوئے؟

جواب: عبدالستار ایدھی تقسیم ہند سے قبل ہندوستان کی ریاست گجرات کے ایک گاؤں بانٹوا میں ۱۹۲۸ء میں پیدا ہوئے۔

(ب) عبدالستار ایدھی کا انتقال کس سال اور تاریخ کو ہوا؟

جواب: عبدالستار ایدھی کا انتقال ۸/جولائی ۲۰۱۶ کو ہوا۔

(ج) عبدالستار ایدھی کی تدفین کہاں ہوئی؟

جواب: عبدالستار ایدھی کی تدفین اُن کے ہی قائم کردہ ایدھی ویلیج میں اُن کی وصیت کے مطابق کی گئی۔

(د) عبدالستار ایدھی کو انتہائی قومی اعزاز کے ساتھ کیوں دفنایا گیا؟

جواب: عبدالستار ایدھی نے اپنے تمام زندگی دکھی انسانیت کی خدمت میں گزاری۔ دنیا کی سب سے بڑی ایمبولینس سروس قائم کی۔ اُن کی بے لوث خدمات کی وجہ سے انہیں فخرِ پاکستان کا خطاب دیا گیا۔ عبدالستار ایدھی کی عظیم خدمات کے صلے میں اُنہیں عوام نے بہت زیادہ عزت سے نوازا اور ان کے انتقال پر حکومت نے انہیں پورے سرکاری اعزاز کے ساتھ اُن کی تجہیز اور تدفین کی۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

(ہ) عبدالستار ایدھی کی شہرت کی کیا وجہ ہے؟

جواب: عبدالستار کی شہرت کی وجہ اُن کی وہ خدمت ہے جو انہوں نے دُکھی انسانیت کے لئے کی۔ انہوں نے دن رات صرف انسانیت کی خدمت کی۔ کوئی حادثہ ہو، دہشت گردی کا واقعہ ہو ایدھی کی ایمبولینس ہر جگہ موجود نظر آتی ہے۔ یہی وہ خدمات ہیں جن کی بناء پر عبدالستار ایدھی نہ صرف پاکستان بلکہ تمام دنیا میں مشہور ہے۔

سوال نمبر: (۲) درج ذیل میں سے دُرست جوابات پر صحیح کا نشان (✓) لگائیں۔

(الف) عبدالستار ایدھی روشن علامت ہیں:

(۱) علم و آگہی کی (۲) شجاعت و دلیری کی (۳) خدمت و عظمت کی

(۴) دولت و شہرت کی

(ب) عبدالستار ایدھی کی زندگی سے سبق ملتا ہے کہ ہم ضرورت مندوں کی:

(۱) باتیں سُنیں (۲) کہانیاں پڑھیں (۳) مشکلیں بتائیں

(۴) مدد کریں

(ج) ایدھی صاحب نے اپنی "سوانح حیات" لکھی۔ سوانح حیات کا مطلب ہے؟

(۱) زندگی کے حالات (۲) زندگی کے مسائل (۳) زندگی کی مشکلات

(۴) زندگی کی شکایات

(د) عام طور پر ایدھی ایمبولنس سروس استعمال کی جاتی ہے:

(۱) ادویات لے جانے کیلئے۔ (۲) ڈاکٹرز کو اسپتال لے جانے کیلئے

(۳) زخمیوں کو اسپتال پہنچانے کیلئے (۴) بیماروں کے علاج میں۔

(ہ) عبدالستار ایدھی مرحوم زلزلہ زدگان کی مدد کے لئے پشاور پہنچے۔

(۱) ۱۹۷۰ء (۲) ۱۹۷۱ء (۳) ۱۹۷۲ء (۴) ۱۹۷۳ء

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

سوال نمبر: (۳) درج ذیل خالی جگہوں کو دُرست لفظوں سے پُر کیجیے۔

(الف) عبدالستار ایدھی مرحوم کو حکومتِ پاکستان نے فخرِ پاکستان کا خطاب دیا۔

(ب) عبدالستار ایدھی مرحوم ہندوستان سے ۱۴ ستمبر ۱۹۴۷ء کو پاکستان آئے۔

(ج) عبدالستار ایدھی مرحوم نے 1951ء میں ذاتی مکان میں ڈسپنسری قائم کی۔

(د) آپ رمضان شریف میں غریبوں کے لئے ایدھی دسترخوان لگاتے تھے۔

☆ ان فقروں کو غور سے پڑھیے:

(۱) آدھا تیتر آدھا بٹیر (۲) اندھا کیا چاہے؟ دو آنکھیں۔

(۳) گھر کی مُرغی دال برابر۔

ان جملوں کا مطلب ہے:

(۱) بے جوڑ، بے میل بات،

(۲) غرض مند آدمی کو اپنی غرض سے دل چسپی ہوتی ہے

(۳) اپنے عزیزوں کے کمال کی قدر نہیں کی جاتی۔

اس طرح کے فقروں کو ضرب المثل یا کہاوت کہتے ہیں۔ ضرب المثل انسانی مشاہدات اور تجربات کا نچوڑ ہوتی ہیں اور انہیں کسی خاص موقع پر بہ طور مثال استعمال کیا جاتا ہے ان کے پیچھے عام طور پر کوئی نہ کوئی قصہ ضرور ہوتا ہے۔

سوال نمبر: (۵) آپ کے اس سبق میں اس طرح کی ایک کہاوت یا ضرب المثل موجود ہے اُسے تلاش کیجیے اور اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

جواب: ہمارے اس سبق میں کہاوت ہے ''پوت کے پاؤں پالنے میں نظر آتے ہیں''۔ اس کہاوت کا مطلب ہے کسی شخص میں وقت سے قبل ہی کوئی قابلیت نظر آنے لگے۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

جملے میں استعمال: جب رہبر سات مہینے کے عمر میں دوڑنے لگا تو سب کہتے تھے یہ ضرور کوئی بڑا کارنامہ کر کے دکھائے گا ارے "پوت کے پاؤں پالنے میں ہی نظر آرہے ہیں۔"

سوال نمبر:(۶) اپنی لائبریری سے کتاب لے کر اُس میں سے پانچ کہاوتیں چُن کر اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

جواب:

کہاوت	جملے
ا۔اوچھے کے گھر تیتر، باہر باندھوں کہ بھیتر!	پڑوسی نے ٹیبلٹ کیا خرید لیا بس "اوچھے کے گھر تیتر باہر باندھوں کے بھیتر" کی مثال ہر دو منٹ بعد گھر سے باہر آکر زور زور سے باتیں کرنے لگتا ہے۔
۲۔سُوت نہ کپاس، جولاہے سے لٹھم لٹھا	انکل نے کبھی لکڑی کی تین پہیوں والی سائیکل نہیں چلائی اور ہم کو جو برسوں سے موٹر سائیکل چلا رہے ہیں، سڑک پر گاڑی چلانے کے گُر بتا رہے ہیں یہ تو وہی بات ہوئی "سُوت نہ کپاس جولاہے سے لٹھم لٹھا"۔
۳۔ جنم نہ دیکھا بوریا، سپنوں میں آئی کھاٹ۔	باپ نے ساری زندگی جوتے کی دُکان پر جوتے بیچتے گزار دی اور بیٹا بزنس ٹائکون بننے کے خواب دیکھ رہا ہے یعنی "جنم نہ دیکھا بوریا، سپنوں میں آئی کھاٹ"۔

www.Perfect24u.com

۴۔ بنئے کا بیٹا کچھ دیکھ کر ہی گرتا ہے۔	جب مکینک نے میری موٹر سائیکل میری مرضی کی قیمت پر خرید لی تو میرے دِل میں خیال آیا کہ "بنئے کا بیٹا کچھ دیکھ کر ہی گرتا ہے" یقیناً اس کی قیمت زیادہ ہے۔
۵۔ آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔	سیاسی لیڈرز ایک مقدمے میں ضمانت کر کے باہر آتے ہیں تو پولیس دوسرے مقدمے میں گرفتار کر لیتی ہے یعنی "آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا"۔

سوال نمبر: (۷) عبدالستار ایدھی کی شخصیت پر ایک تقریر لکھیں۔

جواب: **عبدالستار ایدھی** (ایک تاریخ ساز شخصیت)

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ، بسم اللہ الرحمن الرحیم

جنابِ صدرِ محترم، معزز جج صاحبان، قابل اساتذہ کرام اور میرے طالب علم ساتھیو

السلام علیکم

کیسی عجیب بات ہے کہ آج ہم اس تعلیمی ادارے میں ایک ایسی عظیم شخصیت کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں کہ جس کی درسی تعلیم نہ ہونے کے برابر تھی۔ میری مُراد ہے فخرِ پاکستان عبدالستار ایدھی صاحب سے۔ جس ملک میں حکمران سرکاری خزانے سے نہ صرف اپنی ماہانہ تنخواہ لاکھوں روپے وصول کرتے ہوں اور اپنے اور اپنے پورے خاندان کے لئے لامحدود مراعات حاصل کرتے ہوں ایسے ملک میں ایک غریب شخص نے غریب عوام کے لئے اربوں روپے بھیک مانگ کر جمع کر ڈالے اور ساری زندگی غریبوں کی مدد کرنے میں صرف کر دی۔

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

جنابِ والا میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اگر اس مُلک کے حکمرانوں کے احترام اور عزت کا موازنہ عبدالستار ایدھی کے احترام اور عزت سے کیا جائے تو ایدھی صاحب کا پلڑا اس قدر بھاری ہوگا کہ سارے اربابِ اختیار مل کر بھی اُس ہلا نہیں سکیں گے۔

اِسے کہتے ہیں نیکی کی طاقت، عبدالستار ایدھی نے ساری زندگی کوئی قیمتی لباس نہیں پہنا، ہمارے حکمران قیمتی لباس کے بغیر جی نہیں سکتے۔ ایدھی صاحب نے ساری زندگی معمولی غذا کھائی، ہمارے حکمرانوں کے دسترخوان غیر معمولی اور قیمتی پکوانوں سے بھرے رہتے ہیں۔ عبدالستار ایدھی معمولی سی کھاٹ پر سکون کی نیند سوتے تھے لیکن ہمارے حکمران قیمتی بستروں اور ایئر کنڈیشنڈ کمروں میں بھی سکون کی نیند سے عاری ہیں۔ اور جب ایدھی صاحب کا انتقال ہوا تو جس سرکاری اعزاز اور عوامی احترام کے ساتھ اُن کی تدفین ہوئی ہمارے حکمران اس کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتے۔

ایدھی صاحب کو کبھی بھی سیکیورٹی رِسک نہیں رہا لیکن حکمرانوں کو ہمیشہ ہی سے سکیورٹی کے خدشات لگے رہتے ہیں۔ ایدھی صاحب غریب ہو کر بھی امیر اور دلوں پر حکمران ہیں اور ہمارے حکمران پوری اسٹیٹ کی طاقت استعمال کر کے بھی حقیقی حکمران نہ بن سکے۔

جنابِ والا میں تو بس یہ جانتا ہوں کہ جو کام ایدھی صاحب کر گئے کاش کہ وہ کام ہمارے حکمران کرتے تو آج ہمارا ملک دُنیا کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملک ہوتا۔ کاش کہ وہ دِن آئے۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

www.Perfect24u.com

Perfect24u.com